اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ — لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ روپے، سہ ماہی ۷ روپے، ماہوار ۲½ روپے — فی پرچہ ۱ آنہ

یوم سہ شنبہ — ۱۸ شعبان ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ — ۱۳ ہجرت ۱۳۳۱ ہش — ۱۳ مئی ۱۹۵۲ء — نمبر ۱۱۴

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی لاہور میں تشریف آوری

لاہور ۱۲ مئی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل رات سوا نو بجے بذریعہ کار ربوہ سے لاہور تشریف لائے ۔ بہت سے احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے رتن باغ میں موجود تھے ۔ حضور نے کار سے باہر تشریف لانے کے بعد تمام حاضر احباب کو شرف مصافحہ بخشا ۔

آج تمام دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو سردرد کا بہت سخت دورہ رہا ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں کریں ۔

لاہور کے عرصہ قیام تک کیلئے حضور نے ربوہ میں مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے ۔

لاہور ۱۲ مئی ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کا بخار کل اتر گیا تھا ۔ آج ٹمپریچر ۹۹ تک رہا ۔ کمزوری بہت ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

—— مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی بیگم صاحبہ کی حالت پہلے سے بہتر ہے ۔ احباب شفاء کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں ۔

مصر کے متعلق برطانوی تجاویز کا جواب

قاہرہ ۱۲ مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر کی طرف سے آج رات یا کل صبح کو تنازعہ مصر و سوڈان کے سلسلے میں برطانوی تجاویز کا جواب دیدیا جائے گا ۔ خیال ہے کہ مصر برطانیہ کی حالیہ تجاویز کو رد کر دیگا ۔

طہران ۱۲ مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے ٹڈی دل کے انسداد کے لئے دس ہلکے جہاز ایران بھیجے ہیں ۔ اس کے علاوہ ٹڈیوں کو ہلاک کرنے کے لئے کئی من زہر اور دوسری دوائیاں بھی ایران کو روانہ کی گئی ہیں ۔

یاد رہے کہ اس سلسلے میں پاکستان کی طرف سے بھی ماہرین کی ایک جماعت کے ہمراہ کافی مقدار میں دوائیاں اور چار لاریاں ایران بھیجی گئی ہیں ۔

تونس میں فرانس کی آمرانہ پالیسی کے خلاف یوم ماتم منایا گیا

قوم پرستوں کی طرف سے شدید مظاہرے ۔ مسلح پولیس سے تصادم ۔ متعدد افراد زخمی ہوئے

تونس ۱۲ مئی ۔ آج تونس کے ہزاروں قوم پرستوں نے فرانس اور تونس کے معاہدے کی ۷۱ ویں سالگرہ کے موقعہ پر یوم ماتم منایا ۔ اس دن تمام دکانیں اور حمبہ کا دربار بند رہا اور فرانس کی آمرانہ پالیسی کے خلاف شدید مظاہرے کئے گئے ۔ ایک جگہ قوم پرستوں اور پولیس میں جھڑپ ہو جانے کی وجہ سے پولیس نے ہجوم پر گولیاں برسائیں جس کے نتیجہ میں متعدد اشخاص زخمی ہوئے ۔ —— فرانسیسی حکام کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مشتعل ہجوم نے پولیس پر تین دستی بم پھینکے ۔ جن میں سے صرف ایک بم کے پھٹنے سے دو افراد زخمی ہوئے

اس سے قبل تیونس کے وزیر اعظم بکوش اور اس کی کابینہ کے مکانات پر چار دستی بم پھینکے گئے اور مشتعل ہجوم نے کئی بار جناب بکوش کے مکان پر حملہ آور ہونا چاہا لیکن پولیس کے حفاظتی دستوں نے مظاہرین پر گولی چلادی جس کی وجہ سے کئی افراد زخمی ہوئے ۔

گولیوں کی زبردست بوچھاڑ کی وجہ سے ہجوم کچھ دیر کیلئے منتشر ہو گیا ۔ لیکن جلد ہی دوبارہ جمع ہونے کے بعد مزید شدت سے مظاہرے شروع کر دیئے ۔ قوم پرستوں نے بکوش اور اس کی کابینہ کے خلاف زبردست نفرت کا اظہار کیا اور "بکوش وزارت مردہ باد" کے فلک شگاف نعروں سے دیر تک تونس کی فضاء گونجتی رہی ۔

یاد رہے کہ آج سے پورے ۷۱ سال قبل فرانس اور تونس کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا ۔ جس کے بعد تونس کو مکمل طور پر فرانس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ۔ اور آج اس معاہدے کی ۷۱ ویں سالگرہ پر غیر ملکی پنجۂ استبداد سے نجات حاصل کرنے کے لئے تونس کے قوم پرستوں نے فرانس کی آمرانہ پالیسی اور فرانس کے ظلم و ستم کے خلاف شدید مظاہرے کئے ۔

بہاولپور کے موجودہ انتخابات میں اکثر نشستوں پر سخت مقابلہ ہوگا

مخالف پارٹی کے صدر سردار محمود خان کا بیان

بغداد الجدید ۱۲ مئی ۔ بہاولپور میں حزب اختلاف کے صدر سردار محمود خان نے کہا کہ موجودہ انتخابات میں اکثر نشستوں پر سخت مقابلہ ہوگا ۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حکام متعلقہ کوشش کر رہے ہیں کہ یہ انتخابات آزادانہ طور پر انجام پائیں اور کسی شخص پر ناجائز دباؤ نہ ڈالا جائے ۔ آپ نے کہا کہ حزب اختلاف کی درخواست پر حکومت نے بعض پولنگ سٹیشنوں کی جائے وقوع تبدیل کر دی ہے ۔ گذشتہ روز مسلم لیگ کے ایک جلسے پر پتھراؤ کی آپ نے شدید مذمت کی ۔ سردار محمود نے کہا کہ مخالف پارٹی مسلم لیگ ہی کی بائیں بازو کی ایک جماعت ہے اس لئے ہمیں علیحدہ منشور شائع کرنے کی ضرورت نہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ کل رات بھی مسلم لیگ کے ایک جلسے میں انتشار پھیلانے کی کوشش کی گئی ۔ لیکن اس موقعہ پر پتھراؤ نہیں کیا گیا ۔

امیر بہاولپور نے گورنر جنرل کی درخواست پر ریڈ کراس کیلئے ۲۵ ہزار روپے دیئے ہیں ۔ پاکستان کے گورنر جنرل ریڈ کراس سوسائٹی کے صدر بھی ہیں ۔

عدالتی سب کمیٹی کی رپورٹ

کراچی ۱۲ مئی ۔ آج مجلس دستور ساز کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے اپنی عدالتی سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنا شروع کر دیا ہے ۔ آج کا اجلاس مجلس کے صدر جناب تمیز الدین کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔

اجلاس میں میاں ممتاز دولتانہ ۔ عبد القیوم خاں ۔ نور الامین اور سردار عبد الرب نشتر شریک ہوئے ۔

ڈھاکہ ۱۲ مئی ۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد علی (م) کی طبیعت آج نسبتاً اچھی رہی اور رات آرام سے گذری ۔ آج بھی ڈاکٹروں کے بورڈ نے آپ کا معائنہ کیا اور حالت تسلی بخش بتائی ۔

عراق کے لوگوں کی طرف سے اسلامی ملکوں کی کانفرنس کا خیر مقدم

کراچی ۱۲ مئی ۔ پاکستان میں عراق کے ناظم الامور جناب احمد زاوی بذریعہ ہوائی جہاز عراق سے کراچی پہنچے ۔ ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ عراق کے باشندوں نے کراچی میں ہونے والی اسلامی ملکوں کے وزراء اعظم کی کانفرنس کا خیر مقدم کیا ہے ۔ اور وہاں اس کانفرنس کے انعقاد کی تجویز کو بے حد پسند کیا گیا ہے ۔

فنی تربیت کا مرکز

ڈھاکہ ۱۲ مئی ۔ چاٹ گام میں عنقریب فنی تربیت کا ایک مرکز کھولا جائیگا ۔ جہاں طلباء کو فنی تربیت دی جایا کرے گی اور ہر سال ۱۰۰ کاریگر اس تربیت گاہ سے فارغ التحصیل ہو کر نکلیں گے

نزدیک و دور سے

—— طہران ۱۲ مئی ۔ ایران کے وزیر خارجہ نے سینٹ کو بتایا کہ امریکہ نے چار نکاتی پروگرام کے تحت ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ کی رقم ایران کو دینا منظور کی ہے یہ رقم ایران کی صنعتی اور زراعتی ترقی پر صرف کی جائے گی ۔

—— ٹوکیو ۱۲ مئی ۔ کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے سابقہ سپریم کمانڈر جنرل رجوے آج جنرل آئزن ہاور کی جگہ لینے کے لئے ٹوکیو سے روانہ ہو گئے ۔ انہوں نے اپنے سابقہ عہدہ کا چارج جنرل مارک کلارک کے سپرد کر دیا ۔ جنرل رجوے یورپ میں اتحادی اقوام کی فوجوں کے سپریم کمانڈر ہوں گے ۔

حیدرآباد ۱۲ مئی ۔ حکومت سندھ نے صنعتی کارخانے قائم کرنے کے لئے ساڑھے سو ایکڑ زمین حاصل کی ہے جس میں سے چھ سو ایکڑ رقبہ پر مزدوروں کی رہائش کیلئے کوارٹر تعمیر کئے جائیں گے اور بقیہ زمین پر کارخانے قائم کئے جائیں گے ۔

—— ٹوکیو ۱۲ مئی ۔ کوریا میں کمیونسٹوں کے نمائندہ نے آج اقوام متحدہ کے مندوبین کو بتایا کہ فوجی قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق ان کی تجاویز قطعی ہیں ۔ نیز انہوں نے اقوام متحدہ پر کمیونسٹ قیدیوں کے قتل کا الزام بھی لگایا ۔

کراچی ۱۲ مئی ۔ وزارت تجارت کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ پاکستان روس سے تجارتی بات چیت کرنے پر رضامند ہو گیا ہے ۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

جامعہ نصرت ربوہ

ربوہ میں سال گذشتہ سے لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے کالج قائم کر دیا گیا ہے۔ عنقریب میٹرک کا نتیجہ نکلنے والا ہے اور نتیجہ نکلنے کے معاً بعد داخلہ شروع ہو جائے گا۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو میٹرک پاس کروانے کے بعد جامعہ نصرت میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوائیں۔ یہاں علاوہ کالج کی مروجہ تعلیم کے قرآن کریم۔ حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ پراسپیکٹس اور فارم وغیرہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔

خاکسار مریم صدیقہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ (ضلع جھنگ)

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی وفات پر تعزیتی قرارداد

مورخہ ۲ مئی بروز جمعہ مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا اجلاس حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی تعزیت کیلئے منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

مجلس عاملہ کا یہ غیر معمولی اجلاس احمدی قوم کی شفیق و مہربان ماں کی دردناک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ یقیناً حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی وفات ہمارے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ آپ کا وجود جماعت کیلئے خدائی برکات کے نزول کا بہت بڑا ذریعہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیض و برکات کا سب سے زیادہ قریبی مشاہدہ کرنے کا عینی شاہد۔

افسوس آج ہم ان تمام برکات سے محروم ہیں نہ صرف یہ بلکہ حضرت اماں جان بیوگان کے لئے ملجا و ماویٰ۔ یتامیٰ کے لئے محبت بھری گود۔ اور مساکین کیلئے حاجت روا تھیں۔ اب یہ تمام لوگ آپ کی وفات پر حسرت و یاس کا مجسمہ بنے ہوئے ہیں۔

ہمیں یہ دیکھ کر بہت زیادہ رنج اور قلق ہوتا ہے کہ حضرت اماں جان کو اپنی آرام گاہ اپنے پیارے سرتاج کے قرب میں میسر نہیں آ سکی

اے خدا اس مقدس وجود کی تربت پر جو تیرے نشانات میں سے ایک نشان تھا اور جس کی تیرے پیارے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سینکڑوں سال قبل پیشگوئی کی تھی اور جس کیلئے یتزوّج و یولدلہٗ کی پیشگوئی روز روشن کی طرح پوری ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرما اور اسے جنت الفردوس کے اعلیٰ مقامات میں جگہ عطا فرما اور آپ کی اولاد کو ہر قسم کی دینی و دنیوی نعماء سے بہرہ ور فرما آمین

ہم ہیں آپ کے غم میں شریک ہونے والی ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

اخراج از جماعت اور مقاطعہ

اقبال احمد خانصاحب ایم۔ ایس۔ سی ولد میاں غلام بھیک خانصاحب ۹۰ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور نے اپنی زندگی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف کی جس کے بعد تحریک جدید انجمن احمدیہ نے ان کو ۱۹۴۲ء سے ۱۹۵۰ء تک اعلیٰ تعلیم دلائی۔ اور انہوں نے ایم۔ ایس۔ سی کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی اور مبلغ ۳۰۲۰ روپے ان کی تعلیم پر خرچ کئے۔

اقبال احمد خانصاحب نے اپنی تعلیم کے بعد سلسلہ کی خدمت سے عملاً انکار کر کے ملازمت اختیار کر لی جس کی بنا پر ان سے بذریعہ دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ اس رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا

اقبال احمد خانصاحب نے اس مطالبہ پر دار القضاء میں اپنا جواب پیش کیا اور دار القضاء کے فیصلہ کو تسلیم کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ مگر اس کے بعد دار القضاء سے مقرر کردہ تاریخوں پر اپنی غیر حاضری کے لئے اجازت لیتے رہے اور ایک مرتبہ پیروی کیلئے ربوہ حاضر ہوئے۔ لیکن اس کے بعد دار القضاء میں اپنے اس قضیہ کو طے کروانے سے اس بناء پر انکار کیا کہ دار القضاء کا فیصلہ غیر جانبدارانہ نہ ہو گا اور اس غلط عذر کی وجہ سے دار القضاء کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا اور اس طرح نظام سلسلہ سے سرتابی کی

چونکہ اقبال احمد خانصاحب نے معاہدہ وقف کا ایفاء نہیں کیا اور سلسلہ کی ایک کثیر رقم یعنی مبلغ ۳۰۲۰/ روپے کی واپسی سے انکاری ہیں اور نظام سلسلہ کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ہیں۔

لہذا اقبال احمد خانصاحب کو بعد منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

شکریہ احباب خاکسار کے بچے کی وفات پر احباب کی طرف سے بکثرت ہمدردی کے خطوط آرہے ہیں جن کے لئے میں سب احباب کا جنہوں نے ناچیز سے اظہار ہمدردی فرمایا ہے یا دعاؤں میں یاد کیا ہے تہ دل سے ممنون ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ سب پر اپنا فضل و رحم فرمائے اور جزائے خیر عنایت فرمائے (ڈاکٹر) نور الدین بدوملہی

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص مقصد کے ماتحت جلسہ سالانہ کا اجرا فرمایا تھا۔ اور اسی وجہ سے یہ جلسہ ہر سال مرکز میں ہوتا ہے۔ احباب جماعت کے مشورہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے اخراجات چلانے کے لئے اس امر کی اجازت مرحمت فرمائی ہوئی ہے کہ صدر انجمن ہر فرد سے جس کی کچھ نہ کچھ آمد ہو اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱۰ فیصدی بطور چندہ جلسہ سالانہ وصول کرے۔ اور نظارت بیت المال کی طرف سے اس بارے میں گاہے بگاہے احباب کو متوجہ بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی نظارت بیت المال کے کارکنان پر یہ اثر ہے کہ ہر فرد اپنے ذمہ کا پورا چندہ ادا نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ چندہ بھی اب ویسے ہی فرضی چندہ ہے۔ جیسے چندہ عام یا حصہ آمد۔ بہر حال احباب جماعت کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا التماس ہے۔ کہ وہ اس سال اپنے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے لئے ابھی سے کوشش فرمائیں۔ بہتر ہو کہ جو رقم ان کے ذمہ آتی ہے۔ ابھی سے ماہ بماہ باقساط ادا کرنے لگ جائیں۔ اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہو گا۔ کہ ہر ماہ تھوڑی رقم دینے سے مالی لحاظ سے زیادہ بوجھ محسوس نہیں ہو گا۔

امید ہے کہ مقامی عہدہ داران مال اس کے مطابق مقامی حالات کے پیش نظر چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا انتظام ابھی سے شروع کر دیں گے۔ نظارت بیت المال ربوہ

ولادت

چودھری قمر الدین صاحب مینیجر اشتہارات الفضل کو اللہ تعالےٰ نے ۹ مئی بروز جمعۃ المبارک تیسرا لڑکا عطا فرمایا۔ نومولود چودھری بدر الدین صاحب مرحوم کا پانچواں پوتا ہے۔ اور مکرم مولوی رحمت علی صاحب مبلغ انڈونیشیا کا نواسہ ہے۔ احباب اس کی درازیٔ عمر نیز نیک اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں

تقریب نکاح و رخصتانہ

مورخہ ۹ مئی ۵۲ء کو قریشی عبد المنان صاحب پسر قریشی عبد اللطیف صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف انڈسٹریز اینڈ ڈیویلپمنٹ کا نکاح خدیجہ ناہید صاحبہ بنت ڈاکٹر حبیب اللہ خانصاحب ساکن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔ نکاح سے دوسرے دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتے کو جانبین کیلئے بابرکت کرے۔ آمین۔

ڈاکٹر محمد حفیظ قریشی

دعائے مغفرت

(۱) میرا چھوٹا زاد بھائی چودھری محمد نواز خاں ولد چودھری سردار خاں راولپنڈی عمر تقریباً ۲۱ سال کچھ عرصہ بیمار رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سیکنڈ لفٹیننٹ تھا اور بڑا خوش مزاج تھا۔ اپنے ماں باپ کا سب سے بڑا بیٹا تھا احباب دعائے مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں

خاکسار خالد جاوید کلرک آرڈیننس ڈپو کالا (جہلم)

(۲) میرا چھوٹا بچہ عزیزم محمد وسیم گیارہ دن بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ وفات پر بچے کی عمر تقریباً ۱۰ ماہ تھی احباب دعائے نعم البدل اور ہمارے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ حوالدار محمد ابراہیم فیض اللہ چک حال پیرو چک تحصیل ڈسکہ سیالکوٹ (۳) میری پوتی فضیلت بیگم بنت نور احمد مرحوم بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار رہ کر ۸ مئی شام کو اپنے مولا کریم سے جا ملی۔ اس جگہ احمدی احباب جنازہ میں بہت کم شریک ہو سکے احباب جنازہ غائب ادا فرمائیں نیز اس کی مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ قریشی نور الحسن احمدی

اسلامی نظام؟

ماہنامہ "فاران" کراچی کی اشاعت مئی ۵۲ء میں جناب ماہر القادری مدیر ماہنامہ مذکور کے قلم سے ایک مقالہ شائع ہوا ہے۔ جو ایک خط کی بناء پر لکھا گیا ہے۔ جو مدیر موصوف کو چیناپور (دکن) سے وصول ہوا ہے۔ خط حسب ذیل ہے:

"دکن میں کمیونسٹوں کی کامیابی نے سابقہ حالات کو بڑی حد تک بدل دیا ہے۔ اب مسلمان جوق در جوق کمیونزم کی آغوش میں جا رہے ہیں۔ اب حال یہ ہے۔ کہ کالج کے کسی مسلمان طالب علم سے پورے پورے زور بیان اور قوتِ استدلال کے ساتھ بھی اگر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اسلامی نظام موجودہ دنیا کا واحد اور بہترین نظام حیات ہے۔ تو وہ پوری بے اعتنائی سے کہہ دیتا ہے۔ کہ وہ تو ناقابل عمل نظام ہے۔ اگر اس (اسلام) میں کچھ بھی جان ہوتی۔ تو پاکستان میں وہ جاری اور ساری ہوتا۔ لیکن آپ دیکھتے ہیں۔ کہ باوجود قرارداد مقاصد منظور کرنے کے وہ اسلامی شریعت کے بجائے مغربی جمہوریت ہی کو نافذ و جاری کئے ہوئے ہیں۔ اور مستقبل قریب میں کوئی توقع بھی نہیں۔ کہ شریعت نافذ ہو سکے۔ حکومتِ پاکستان یہ ثابت کر رہی ہے۔ کہ مغربی جمہوریت اسلامی شریعت سے بہتر اور قابل عمل ہے۔ بتایئے ہم اس کا کیا جواب دیں"؟

جناب ماہر القادری صاحب مودودی صاحب کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کا تمام طرز فکر مودودی صاحب کے طرزِ فکر سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس لئے اس خط کی بناء پر طویل مقالہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ تمام کا تمام مودودی صاحب کے نظریہ اسلام کے مطابق لکھا گیا ہے اور اس لحاظ وہ انتہائی کھوکھلا، سطحی اور غیر اسلامی ہے۔ جتنا کہ مودودی صاحب کا لادینی نظریۂ اسلام۔

مودودی صاحب اور اس لئے جناب ماہر القادری صاحب کی بنیادی غلطی یہ ہے۔ کہ وہ اسلام کو بھی ایک ایسا ہی نظام یا دوسرے لفظوں میں اسلام کو بھی ایک ایسا ہی ازم سمجھتے ہیں۔ جس طرح کہ آج کل دوسرے لادینی نظام یا ازم ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اسلام محض عبادات اور مذہبی رسومات کے مجموعہ کا نام نہیں۔ اور نہ وہ رہبانیت یا ترک دنیا سکھاتا ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ اسلام انسان کی تمام زندگی پر حاوی ہے۔ خواہ وہ زندگی انفرادی کاروبار سے تعلق رکھتی ہو۔ یا اجتماعی معاملات سے۔ لیکن جس طرح اسلام کو مودودی صاحب پیش کر رہے ہیں۔ وہ قطعاً اسلامی اسلام نہیں ہے۔ بلکہ محض سیاسی اسلام ہے۔ جس کو اسلام کے بنیادی اصولوں سے علیحدہ کر کے محض دنیاوی تحریکوں کی سطح پر کھڑا کر کے ان کے مقابلہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

ہمارا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ اسلام کے اصولوں کی برتری دنیاوی تحریکوں کے مقابلہ میں ثابت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن جہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا اسلامی نظام قابل عمل ہے یا نہیں۔ تو محض خلافت راشدہ کا حوالہ دے کر اسلام کا قابل عمل ثابت کرنا ہرگز مکتفی نہیں ہے۔ تا آنکہ ہم اسلام کے حقیقی مزاج کو اچھی طرح ذہن نشین نہ کر لیں۔

اسلام اور موجودہ لادینی تحریکوں میں جو بنیادی فرق ہے وہ یہ ہے۔ کہ اسلام کی بنیاد حقیقت مابعد الطبعیات پر ہے۔ اور وہ حیات مافی الطبعیات کو اسی بنیادی حقیقت کے رنگ میں رنگنا چاہتا ہے۔ جس کو اسلامی اصطلاح میں صبغۃ اللہ کہتے ہیں۔ وہ دنیاوی معاملات سے نفرت کرنا نہیں سکھاتا۔ جیسا کہ موجودہ عیسائیت یا ہندوؤں کے بعض مذاہب سکھاتے ہیں۔ بلکہ دنیاوی معاملات کو اسی طرح نبھانا سکھاتا ہے۔ کہ وہ بذات خود ایک عبادت بن جائیں۔ مگر لادینی تحریکیں صرف اسی دنیا کے نقطۂ نظر سے پیش کی جاتی ہیں۔

خلافت راشدہ میں اسلام محض اس لئے قابلِ عمل نہیں ہوا تھا۔ کہ اس کے دنیوی اصول اشتراکیت یا فسطائیت یا سرمایہ داری کے اصولوں سے بہتر ہیں۔ بلکہ اس لئے قابل عمل ثابت ہوا تھا۔ کہ صحابہ کرامؓ نے اپنی تمام زندگی اسلام کے متذکرہ بالا اصول پر ڈھال لی تھی۔ ان کے تمام کاروبار پانی پینے سے لے کر نظام ملکی تک اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے حصول کے جذبہ سے سرانجام پاتے تھے۔ اس لئے ان کے سامنے زندگی اور موت کا کوئی سوال نہیں رہا تھا۔ وہ جو کچھ کرتے تھے۔ خواہ جوتے کا تسمہ باندھنا ہی کیوں نہ ہو۔ اسی ایک نقطۂ نظر سے کرتے تھے۔ پنجابی زبان میں ایک ضرب المثل ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک کاریگر معمار اپنے ہاتھ سے الٹی اینٹ بھی رکھے۔ تو وہ سیدھی پڑتی ہے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ کا بھی یہی حال ہو گیا تھا۔ وہ صبغۃ اللہ میں اس قدر غرق ہو گئے تھے۔ کہ جو کام بھی وہ کرتے تھے۔ وہ اسلام کے اس بنیادی اصول کے مطابق ہوتا تھا۔

دنیا کی تاریخ میں شاید یہ مثالیں اسلام کے صدر اول کے دور میں ہی مل سکتی ہیں۔ کہ ارتکاب جرم کرنے والے خود آ آ کر اپنے تئیں سزا کے لئے پیش کرتے تھے۔ اور باپ اور بیٹا قرعہ اندازی کرتے تھے۔ کہ جہاد میں دونوں میں سے اس دفعہ کس کو جانا چاہیئے۔ انصار نے اپنا اپنا نصف مال اپنے مہاجر بھائی کو دے دیا۔ ایک شخص جس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔ تو اس کے لئے یہ سزا سخت ترین سزا ثابت ہوئی۔ کہ اس سے آئندہ زکوٰۃ ہی نہ لی جائے۔ اور وہ بھیڑوں اور بکریوں کے گلے کے گلے زکوٰۃ میں لاتا ہے۔ مگر قبول نہیں کئے جاتے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دیتے ہیں۔ اور اس کو ایک دشمن اسلام دنیا کی شان و شوکت پیش کرتا ہے۔ تو وہ اپنی ذلت مقاطعہ کو دنیا کے مال و جاہ پر ترجیح دیتا ہے۔ اور مال و جاہ کو لات مار دیتا ہے۔

یہ کیرکیٹر محض اس لئے نہیں پیدا ہوا تھا۔ کہ اسلام کے دنیوی اصول اس وقت کے لادینی اصولوں سے برتر تھے۔ انہوں نے اسلام کے دنیوی اصولوں کی برتری اس وقت کے قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے اصولوں سے ناپ تول کر قبول نہیں کی تھی۔ بلکہ انہوں نے اسلام کو ایک ایسے اصول کے طور پر قبول کیا تھا۔ جو ان کو اللہ تعالےٰ سے ملاقی کرا دیتا ہے۔ جب ان کی روحیں صبغۃ اللہ میں رنگ گئی تھیں۔ جب حق ان کے رگ و پے میں رچ گیا تھا۔ تو جو وہ کرتے تھے۔ وہ خود بخود ٹھیک پڑتا تھا۔ وہ اسلام کے اصولوں کو ایک ایک کر کے نہیں جانچتے تھے۔ کہ یہ فلاں اصول کے مقابلہ میں بہتر ہے۔ اور یہ کہ یہ قابل عمل بھی ہے۔ بلکہ وہ اپنے تمام کام صرف ایک نقطۂ نظر سے کرتے تھے۔ اور وہ تھی خوشنودئ خدا۔ رضائے الٰہی کی حرص۔ دوسرے لفظوں میں ان کو اپنی زندگی کے مابعد الطبیعت حقائق کا حق الیقین حاصل ہو گیا تھا۔

اگر آپ صدرِ اول کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو آپ کو صحابہ کرامؓ کی زندگی میں یہ چیز اسی طرح بہتی ہوئی صاف نظر آئے گی۔ جس طرح دریا میں منجدھار۔ یہی نور کی شعاع تھی۔ جو ان کے ہر کاروبار کو منور کرتی تھی۔ اس لئے اسلام کے اصول اس طرح خود بخود قابل عمل بن گئے تھے۔ اور آج ہم دنیا کے سامنے ان کے دور کو پیش کر کے کہتے ہیں۔ کہ دیکھو تو۔ اسلام قابل عمل ہے یا کہ نہیں۔

مگر

اس کے باوجود کہ اسلام واقعی قابل عمل اور صحابہؓ کی زندگی اس کی شاہد ہے۔ ہم اسلام کو اس طرح دنیا کے سامنے نہیں پیش کرتے۔ جس طرح صحابہ کرامؓ کے سامنے پیش ہوا تھا۔ یا انہوں نے خود اس کو دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ بلکہ ہم اس کو بھی لادینی نظاموں کی طرح بطور ایک سیاسی دنیوی نظام کے پیش کرتے ہیں۔ نہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسلام کو اس رنگ میں پیش کیا تھا۔ اور نہ کسی اور نبی نے کبھی اس طرح پیش کیا ہے۔ جس طرح آج ہمارے یہ سیاسی علماء اس کو لادینی تحریکوں کے مقابلہ میں پیش کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ وہی نکل سکتا ہے۔ جو چیناپور دکن والے خط میں ظاہر کیا گیا ہے۔

اسلامی نظام اگر ہم اس کو ایسے محدود لفظ میں مقید کر سکتے ہیں۔ سراسر ایک روحانی نظام ہے۔ اس کا مزاج لادینی تحریکوں کے بالکل متخالف واقعہ ہوا ہے۔ اس لئے اگر ہم اس کو دنیاوی تحریکوں کے مقابلہ میں دنیاوی تحریکوں کے انداز سے پیش کریں گے۔ جس طرح مودودی صاحب یا ان سے متاثر لوگ پیش کر رہے ہیں۔ تو بالیقین وہ دنیاوی تحریکوں کے مقابلہ میں جیسا کہ اشتراکیت وغیرہ ہیں ناقابل عمل ہی ثابت ہوگا۔ حکام کو کوسنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ جناب ماہر القادری صاحب نے اپنے مقالہ میں کوسا ہے اور جیسا کہ خود مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے دوسرے ترجمان اس وقت کر رہے ہیں۔

جب تک ہم اسلام کو پورا پورا بطور ایک خالص روحانی تحریک کے نہ اپنائیں گے۔ اور محض اس کو ایک بہتر قانون کے دنیا کے سامنے پیش کرنا نہ چھوڑیں گے۔ اس وقت تک ہم کبھی اسلامی اصولوں کا قابل عمل ہونا ثابت نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ جب تک صبغۃ اللہ کی روح ان میں نہ ڈالی جائے۔ وہ ڈائنامک (فعالی) قوت جو اسلام کے صحیح مزاج کو متعین کرتی ہے۔ کھوکھلے قانون میں نمایاں نہیں ہو سکتی۔ خواہ وہ عقلاً کتنا بھی دوسرے قانونوں سے بالا و برتر ثابت کیا جا سکے۔ اور ہم اس کو قابل عمل اسی وقت ثابت کر سکتے ہیں۔ جب ہم خود اس پر عامل ہوں اور جب تک ہم اس کو بطور ایک روحانی تحریک کے نہ اپنائیں۔ خود بھی اس پر عامل نہیں ہو سکتے۔

اس لئے یہ تمام اسلامی تحریکیں جو مختلف ممالک میں اٹھ رہی ہیں۔ اسی خامی کی وجہ سے یقیناً ناکام ہونگی۔ صرف تحریک احمدیت ہی کامیاب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ اسلامی تحریک کو اسی طرح لیتی ہے۔ جس طرح صحابہ کرامؓ نے لیا تھا۔ اور بقول ڈاکٹر اقبال جماعت احمدیہ ہی ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ دنیا کے سامنے

حضرت ام المومنین رضؓ ادام اللہ فیوضہا کی نسل

خدائی رحمت و قدرت کا غیر معمولی نشان

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

تین چار روز ہوئے ایک دوست نے میرے سامنے حضرت ام المومنین ادام اللہ فیوضہا کی نسل کی فہرست پیش کر کے درخواست کی۔ کہ اگر اس فہرست میں کوئی غلطی رہ گئی ہو۔ یا کوئی فروگزاشت ہوگئی ہو تو وہ درست کر دی جائے۔ میں نے اس فہرست کو دیکھ کر ضروری تصحیح کر دی اس فہرست کی میزان ایک سو چار رہ گئی یعنی حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی نسل میں اس وقت جو افراد (مرد۔ عورت۔ لڑکے۔ لڑکیاں) زندہ موجود ہیں۔ ان کی میزان ایک سو گیارہ بنتی ہے۔ اور فوت ہونے والے بچوں کی تعداد بیس ہے۔ جو اس کے علاوہ ہے۔ یعنی کل میزان ایک سو اکتیس ہے یہ ایک نہایت درجہ غیر معمولی تعداد ہے۔ جو کسی شخص کو اپنی زندگی میں اپنے بیٹوں اور بیٹیوں نواسوں اور نواسیوں کی اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنی نصیب ہوئی ہے۔ میں خدا تعالےٰ کے اس غیر معمولی انعام اور غیر معمولی فضل و رحمت کے متعلق غور کر رہا تھا کہ اچانک مجھے خیال آیا۔ کہ اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی زوجہ محترمہ کی نسل کے متعلق بھی دیکھا جائے کہ ان کی میزان کیا بنتی ہے۔ سو حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ ہماری بڑی والدہ کی نسل میں اس وقت زندہ افراد کی تعداد ۱۹ کس پر مشتمل ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ان کی شادی حضرت ام المومنین ادام اللہ فیوضہا کی شادی سے قریباً ۳۵ سال پہلے ہوئی تھی۔ گویا ۳۵ سال زیادہ زمانہ پانے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زوجہ اول کی نسل میں اس وقت صرف ۱۹ افراد موجود ہیں۔ اور اس کے مقابل پر ۳۵ سال کم پانے پر بھی حضرت اماں جان مرحومہ مغفورہ کی زندہ نسل اللہ تعالیٰ ایک سو گیارہ ہے۔ یہ عظیم الشان بلکہ عدیم المثال ترقی یقیناً اللہ تعالیٰ کے ان غیر معمولی وعدوں کی وجہ سے ہے۔ جو حضرت اُم المومنینؓ اور آپ کی نسل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک پر جاری ہوئے چنانچہ جیسا کہ سب دوست جانتے ہیں حضرت اماں جان کی شادی پر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ:۔

اذکر نعمتی رأیت خدیجتی

"یعنی میرے اس انعام کو یاد رکھ کہ تو نے میری خدیجہ کو پا لیا۔"

اس وحی الٰہی میں حضرت ام المومنینؓ کی شادی کو اللہ تعالےٰ نے ایک ایسی نعمت قرار دیا ہے۔ جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اور آپ کا نام خدیجہ رکھ کر اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی بنیاد حضرت خدیجہ کے ذریعہ رکھی گئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل بھی اس خدیجہ ثانی کے ذریعہ قائم ہوگی۔ اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔۔۔۔۔ اسی طرح میری بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے تمام جہان کی نصرت کے لئے میرے خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔"

پھر حضرت ام المومنین ادام اللہ فیوضہا کی شادی خانہ آبادی کے بعد اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا اور کن تو دردار الفاظ میں فرمایا کہ:۔

اذکر نعمتی التی انعمت
علیك غرست لك بیدی
رحمتی و قدرتی

"میری اس نعمت کو یاد رکھ جو میں نے تجھ پر کی ہے۔ میں نے تیرے لئے خود اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور قدرت کا ایک شجرہ نصب کیا ہے۔"

اور چونکہ حضرت ام المومنینؓ حضرت مسیح موعودؑ کے وجود کا حصہ تھیں۔ اس لئے اس کے ساتھ ہی فرمایا۔

تریٰ نسلاً بعیداً

"یعنی تو ایک دور کی نسل کو دیکھے گا۔"

پس چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک پر حضرت ام المومنینؓ کی نسل کے متعلق عظیم الشان رحمت و قدرت کا وعدہ فرمایا گیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کی نسل کو خاص برکت سے نوازا جس کا ایک ادنےٰ اور ظاہری پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت ام المومنینؓ کی نسل کو تعداد کے لحاظ سے بھی غیر معمولی ترقی عطا فرمائی۔ چنانچہ جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو شادیاں فرمائیں۔ پہلی شادی سنہ ۱۸۵۰ء کے قریب بڑی بیوی کے ساتھ ہوئی جو حضور کے اپنے خاندان میں سے تھیں۔ پھر اس کے ۳۵ سال بعد سنہ ۱۸۸۴ء میں آپ کی دوسری شادی دلی کے ایک سید خاندان میں ہوئی۔ اور خدا تعالےٰ نے پہلی بیوی کو بھی اولاد سے نوازا (اللہ تعالےٰ اس نسل کو اپنے فضل و رحمت کے ہاتھ سے ممسوح فرمائے۔ کیونکہ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک سایہ کے نیچے جمع ہو چکی ہے۔) اور دوسری زوجہ نے یولد له کے وعدہ سے حصہ پایا۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص الخاص مصلحت کے ماتحت دوسری بیوی کے متعلق مخصوص برکت کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس لئے ۳۵ سال بعد میں آنے کے باوجود جہاں اس وقت پہلی بیوی کی نسل کی تعداد صرف ۱۹ نفوس پر مشتمل ہے۔ وہاں دوسری بیوی کی نسل اس کی زندگی میں ہی ایک سو گیارہ نفوس کے حیرت انگیز عدد کو پہونچ گئی تھی۔ وذالك فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

یہ ہمارے آسمانی آقا کی رحمت و قدرت کا ایک بولتا ہوا نشان ہے۔ جس سے کوئی اشد ترین دشمن بھی جس نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی نہ باندھ رکھی ہو انکار نہیں کر سکتا۔ خوب غور کرو کہ ایک پودا سنہ ۱۸۵۰ء میں نصب ہوتا ہے۔ اور وہ مرتا نہیں۔ بلکہ وہ بھی خدا کے فضل سے پھولتا اور پھلتا ہے۔ اور پھر اس کے ۳۵ سال بعد ایک دوسرا پودا سنہ ۱۸۸۴ء میں نصب کیا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق خدا تعالےٰ خاص برکت کا وعدہ فرماتا ہے۔ اور آج سنہ ۱۹۵۲ء میں جبکہ پہلے پودے پر ایک سو دو سال کا طویل زمانہ گزر چکا ہے۔ اور دوسرے پودے پر صرف ۶۷ سال کا قلیل عرصہ گزر چکا ہے۔ پہلے پودے نے صرف ۱۹ شاخیں پیدا کی ہیں۔ اور دوسرا پودا (والفخر) ایک سو گیارہ شاخوں سے لدا ہوا نظر آتا ہے ان دونوں زمانوں کو ایک پیمانہ پر لا کر دیکھنے سے یہ نسبت ۱۹ کے مقابل پر ۱۶۹ کی بنتی ہے۔ اور اگر دونوں جانب کی مشترکہ نسل کو نظر انداز کر کے دیکھا جائے۔ تو پھر یہ نسبت اور بھی زیادہ ہو کر ۸ کے مقابل پر ۱۵۰ کی ہو جاتی ہے۔ اور یہ ایک بہت بھاری بلکہ خارق عادت فرق ہے۔ ہماری دلی تمنا اور دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مسیح پاک کی ہر روحانی اور جسمانی شاخ کو ترقی دے۔ اور سرسبز رکھے۔ لیکن خدا کے نشانوں کو چھپایا نہیں جا سکتا اور یقیناً دیکھنے والوں کے لئے اس میں ایک عظیم الشان نشان ہے۔ اگر وہ سمجھیں۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵/۵/۵۲ء

حضرت اُم المومنینؓ کے متعلق

ایک ضروری اعلان

جن احمدی بھائیوں اور بہنوں نے حضرت اُم المومنینؓ رضی اللہ عنہا کے متعلق کوئی خواب دیکھا ہو وہ لکھ کر انچارج دفتر تالیف و تصنیف ربوہ کے نام ارسال کر دیں۔ (انچارج شعبۂ تالیف و تصنیف ربوہ)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا اہم اجلاس

سیدہ ام متین صاحبہ ممبرات سے خطاب فرمائینگی

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بتاریخ ۱۳ مئی بروز منگل شام کے چار بجے احمدیہ جامع مسجد بیرون دہلی دروازہ میں لجنہ اماء اللہ لاہور کے ایک خصوصی اجلاس میں ممبرات سے خطاب فرمائیں گی۔

چھوٹے بھائی کے نام خط

عزیزم مسلمہ الرحمن

یہ سنکر از حد مسرت ہوئی کہ تم بفضلِ خدا برسر روزگار ہو گئے ہو۔ اس موقعہ پر تحریکِ جدید کے مالی جہاد کی طرف متوجہ کرانا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ دفتر دوم میں انسان ہر وقت شامل ہو سکتا ہے۔ سو تم اپنا وعدہ جو کم از کم پانچ روپیہ ہو اپنے مقدس امام کے حضور جلد از جلد پیش کر دو۔ (دیکھے از مجاہدین تحریک جدید)

آہ - آہ "المرفوتیدگی محمد یوسف مدیر نور" ۱۳۷۱ھ

(از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور)

مندرجہ عنوان تاریخ وفات ہے۔ اس محب مکرم کی جو میرے سامنے ۱۹۰۷ء میں قادیان آئے۔ اس وقت ان کی عمر چوبیس پچیس سال معلوم ہوتی تھی۔ ڈر رہنے والے ضلع امرتسر کے سورن سنگھ نام۔ کوئٹہ بلوچستان میں محکمہ بندوبست میں اہلکار۔ وہیں اسلام لائے۔ اور دین کے شوق میں کسی احمدی بزرگ کی رہنمائی سے قادیان پہنچے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چشمہ معرفت لکھ رہے تھے۔ اور سکھوں پر اتمام حجت کے لئے بابا نانک صاحب رح کے اسلام کی بابت حوالے جمع ہو رہے تھے۔ صاحب موصوف کو بھی خدمت کا موقعہ مل گیا۔ اور بہت جلد حضور سے تعارف ہو گیا۔ یہ عہد خوشتر بہت جلد ختم ہو گیا۔ اور خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا۔ آپ نے ان کی تعلیم و تربیت کی طرف پوری توجہ کی۔ ان کا نکاح ایک خاتون (ضلع گجرات) سے کر دیا۔ جو بہت شریف مخلصہ تھیں۔ اس سے اولاد ہوئی۔ مگر جلد ان کی وفات ہو گئی۔ اور بچے آغوش مادر سے جدا ہو گئے۔ سردار صاحب پر یہ ابتلا بہت شدید تھا۔ لیکن صبر و استقامت سے کام لیا۔ بچوں کو بھی اللہ نے پروان چڑھا دیا۔ آپ اس بات کے بہت حامی تھے۔ کہ نو مسلموں کو اپنے اندر جذب کرنے کے لئے ان سے کوئی تفریق روا نہ رکھی جائے۔ اور اعلیٰ خاندانوں میں ان کی شادیاں کرنی چاہئیں۔ اور انہیں اپنے اعتماد میں لینا چاہیئے۔ سردار صاحب اوائل میں ایک کلاس کے پڑھانے پر متعین ہوئے۔ ان کی کلاس کو ہمارے دفتر بدر کے سامنے ہی تعلیم دی جاتی تھی۔ آپ جس جوش و خروش سے پڑھاتے تھے۔ اسے دیکھ کر میں نے کہا۔ آپ تو اچھے خاصے مقرر ہیں۔ آپ سے تو تبلیغ کا کام لیا جانا چاہیئے۔ آپ نے آمادگی ظاہر کی۔ میں نے کہا۔ دینیات اسلامیات میں تکمیل کر لیجئے۔ کہنے لگے۔ تقریر و تحریر کے لئے بھی اپنے اندر ایک جوش پاتا ہوں۔ تھوڑی مدت کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ لائبریری تشحیذ الاذہان میں جو مطالعہ اخبارات اور رسالجات کے لئے دو میز پڑے تھے۔ اور کے ایک کونے پر آ بیٹھے۔ رول پنسل اور کچھ کاغذات لئے۔ اور لکھنا شروع کر دیا۔ میں نے پوچھا۔ کیا بات ہے۔ تو معلوم ہوا۔ آپ اخبار کا ڈیکلریشن دے آئے ہیں۔ اور تمام مراحل خود ہی طے کروائے ہیں۔ چند روز کے بعد ہم نے نور اخبار دیکھا۔ جس کے سرنامہ پر آیت یہدی اللہ لنورہ

من یشاء تھی۔ نام اور یہ آیت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا عطیہ تھی۔ ان دنوں دھرمپالی (غازی عبد الغفور) کی طرف سے اسلام پر اعتراضوں کا زور تھا۔ اور آریہ سماج کا الگ شور۔ آپ نے انہی کی زبان میں ان کو جواب دینا شروع کیا۔ جس سے اکثر کا دل ہلکا ہو گیا کیونکہ ان معاندین کی جرح سخت زہر آلود تھی۔ انہی کی کتابوں سے ان پر حجت ملزمہ قائم کی گئی۔ سکھوں کو بھی پیغام اتحاد دیا۔ ان کے ساتھ ابتدا سے آپ کا طرز خطاب برادرانہ و دوستانہ تھا۔

آپ نے "بابا نانک رح کا مذہب" ایک مبسوط کتاب لکھی۔ اور بہت سے حوالے گرنتھ اور جنم ساکھیوں کے جمع کئے۔ "آریہ مذہب کی حقیقت" کتاب میں آریوں کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اور آپ کے اخبار کو ان دنوں بڑا فروغ حاصل ہوا۔ بدر کے برابر اشاعت ہو گئی۔ بہت سے آریہ ہندو سکھ اس کے ناظرین تھے۔ کتابیں بھی بہت اشاعت پذیر ہوئیں۔ ہندوستان کی کئی اسلامی انجمنوں نے آپ کو اپنے جلسوں میں تقریر کے لئے بلایا۔ اور بلاتے رہے۔ جہاں آپ کے لیکچر بہت مقبول ہوتے۔ پنجاب میں بھی انجمن حمایت اسلام کے پلیٹ فارم سے کئی تقریریں آپ کی ہوئیں۔ اور بہت مقبولیت حاصل کی۔ آپ کا طرز خطاب اپنے ساتھ ملانے والا تھا۔ اس لئے آپ کی تقریر میں اگر کوئی آمادہ فتنہ و فساد ہوتا بھی تو دب کر رہ جاتا۔

آپ کے ہندو پنجاب کے مختلف مقامات پر آریوں اور سکھوں سے کئی مباحثات مناظرات زبانی و تحریری ہوئے۔ اور بیرونجات میں بالعموم آپ ہی کو بھیجا جاتا تھا۔ آپ ہمیشہ دوسرے علماء و مبلغین جماعت احمدیہ کے ساتھ کامیاب و کامران واپس آتے۔ جب آپ کو بیرونجات سے بلاوا آتا۔ تقریر یا مباحثہ کے لئے تو آپ ہمیشہ صدر انجمن احمدیہ سے تصفیہ کرنے کے لئے بلانے والوں کو کہتے۔ جماعت احمدیہ کے کئی سالانہ جلسوں میں بھی تقریر کا موقعہ پاتے رہے۔

آپ نے قرآن مجید کے ہندی اور گورمکھی تراجم شائع کئے اور حضرت ختم الرسل صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سوانح بھی انہی زبانوں میں چھپوائے۔ جو ہندوؤں سکھوں میں پھیلائے گئے۔ اور ان کا جو اثر و نفوذ ہوا۔ کئی خطوط آپ کے پاس موجود تھے۔ کئی ان میں سے نور اخبار میں بھی چھپتے رہے۔ محکمہ دینیات نظام دکن اور نواب صاحب جوناگڑھ

اور مہاراجہ پٹیالہ سے امداد بھی ان تراجم قرآن مجید و سیرت نبوی کو پیش کر کے حاصل کی۔ ان درباروں میں وہ خود ہی پہنچے۔ اکثر وزراء و امراء سے ان کی خط و کتابت و ملاقات تھی۔ مہاراجہ پٹیالہ جب قادیان آئے۔ تو ان کے دفتر میں ان سے ملنے گئے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی ان کے اخبار کو امداد خریداری ملتی تھی۔ کئی بیرونی انجمنیں انہیں اپنی ملازمت میں لینا چاہتی تھیں۔ بعض اشاعت اسلام کے نام سے انہیں اپنے ساتھ مل کر کام کرنے اور کافی معاوضہ دینے کے لئے لکھتے۔ اور لکھتے رہتے تھے۔ مگر وہ آزادانہ کام کرنا پسند کرتے۔ اور اپنی صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت بھی نہیں کرتے تھے۔ بعض ایام تنگی ترشی کے بھی آئے۔ اور فراخی بھی خوب دیکھی۔ دونوں حالتوں میں وہ اپنی وضع پر قائم رہے۔ وہ دوستوں کے دوست تھے۔ اور جو مخالفت پر بالمقابل آ جاتے۔ ان کو اول تو طرح دے جاتے۔ مگر پھر تنگ آمد بجنگ آمد کا وقت آنے پر ڈٹ کر مقابلہ کرتے۔ لکھنا خوب جانتے تھے۔ ہر ایک بات گفتنی ناگفتنی بھی گاہے کر جاتے۔ اور غلطی واضح ہونے پر تسلیم و معذرت سے بھی دریغ نہ کرتے حضرت مولانا شیر علی صاحب رض کو اپنا استاد اور مربی بیان کرتے۔ اور چودھری غلام محمد صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سے بہت گہرے تعلقات رکھتے۔ سلسلہ کے کسی خصوصی کام کے لئے بھیجے جاتے تو اسے اکثر بخوبی و خوش اسلوبی سر انجام کر کے آتے۔

راقم الحروف سے مہینے میں دو تین بار ضرور ملتے۔ اور آخر تک اس وضع کو قائم رکھا۔ لاہور میں جب ہم آ گئے۔ تو بھی صرف وہی ایک دوست تھے۔ جو اکثر میری خبر گیری کو چل کر آتے رہے۔ حالانکہ میں اپنی کمزوری و معذوری و کوتاہی کی وجہ سے نہ تو قادیان میں سوائے ایک بار کے نہ یہاں لاہور میں ان کے مکان پر جا سکا۔ وہ شگفتہ مزاج تھے۔ اور ملاقات میں مختلف ادبی۔ علمی۔ اخباری مذہبی گفتگو بے تکلفی سے ہوتی۔ مگر وہ محتاط رہتے۔ اور اپنے مخاطب کی عزت وقار و جذبات کا پورا خیال رکھتے۔ وہ سلف میڈ انسان تھے۔

قادیان حضرت خلیفہ اول رض کی خدمت میں پانسو روپیہ پیش کر کے ایک کچا مکان مسجد اقصیٰ کے پاس لیا۔ پھر رفتہ رفتہ اسے پختہ کر لیا۔ حتیٰ کہ ایک چھوٹا سا بالاخانہ بھی بنا لیا۔ جب مسجد کو فراخ کرنے کے لئے اس کو مسجد میں ملانے کی ضرورت پڑی۔ تو پہلے تو تامل کیا۔ آخر اسے چار ہزار روپے میں دے دیا۔ اور خود باہر محلہ دار الفضل میں ہائی سکول کالج کی عمارتوں کے پاس ایک عالیشان پختہ مکان بنا لیا۔ جس کی نسبت مجھ سے کئی بار بیان کیا۔ کہ بائیس ہزار روپیہ اس کا ملتا ہے۔ مگر

میں نہیں دوں گا۔ ہاں اگر قرآن مجید ہندی گورمکھی تراجم کی طباعت کے لئے روپے کا بندوبست نہ ہوا۔ تو ۲۵ ہزار کو دے سکوں گا۔

ایک دواخانہ بھی قائم کر رکھا تھا۔ جس میں موتی سرمہ بہت مقبول تھا۔ اور بعض دوسری مجرب و مفید دوائیاں امراض کی مہیا کر رکھی تھیں۔ ان کی کافی بکری تھی۔ آخری سالوں میں اخبار نور کی طباعت و کاغذ کے اخراجات بھی پورے نہ ہوتے تھے۔ مگر وہ کسی نہ کسی طرح پرچہ نکالتے ہی جاتے تھے۔ یہاں لاہور آ کر اپنا مقصد یہ قرار دے لیا۔ کہ سکھوں سے بہتر تعلقات پیدا کر کے انہیں اسلام سے مانوس کیا جائے۔

لاہور الاٹ شدہ مکان ان سے جب لے لیا گیا۔ تو بہت تکلیف کا سامنا ہوا۔ گوجرانوالہ کوئی مکان ملنے کا ذکر فرماتے تھے۔ اور ساتھ ہی کسی کارخانے کا حصہ بھی۔ ابھی یہ زیر غور تھا۔ کہ نور اخبار کہاں سے شائع ہوا کرے۔ چھپوانا تو گوجرانوالہ شروع کر دیا تھا۔ اور شائع لا کر لاہور سے کرتے۔ شذرات خوب لکھتے۔ اور میں ہمیشہ کہتا۔ یہ بات صرف آپ ہی سے خاص ہے۔ کہ ہندوؤں سکھوں کو اشتباہ اور اسلام کی برتری سے آگاہ کرنے کا کوئی موقع آپ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ نظر بہت وسیع اور عمیق تھی۔ انہیں اپنے کتب خانے اور اپنی چھپوائی ہوئی کتابوں خصوصاً تراجم قرآن مجید کے قادیان میں ضیاع کا بہت ہی اندوہ تھا۔ عالیشان مکان کا اور اس کا قیمتی سامان مزید برآں۔

اپنے جوان و لائق بیٹے عزیز ہارون رشید کا غم تو ان کو اندر ہی اندر کھا گیا۔ باوجود بڑے ضبط کے وہ اس کے ذکر پر چشم پر آب ہو جاتے۔ ہارون رشید ڈیوٹی پر قتل کر دیئے گئے تھے۔ مگر دنیا بامید قائم۔ وہ اسکی بازیافت میں مساعی تھے۔ جب پہلی بیوی فوت ہوئی۔ تو گوجرانوالہ کے خواجہ جمال الدین صاحب ریلوے کلیم انسپکٹر نے اپنی دختر نیک اختر ان کے حبالہ نکاح میں دے دی۔ یہ شادی موجب خانہ آبادی تھی۔ اور ان کے لئے موجب سکینت و رحمت تعلقات مودت آخر تک قائم رہے۔ اس سے اولاد بھی خاصی ہوئی۔ خدا تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

سردار صاحب کو ذیابیطس کی شکایت تھی۔ جس کا اثر دل پر بھی تھا۔ مگر وہ کاروبار میں برابر مشغول رہے۔ اور ہمت نہیں ہاری۔ آخری بار جب مجھے مل کر جانے لگے۔ تو خلاف عادت کہا۔ "پھر ملیں گے اگر خدا لایا"۔ یغفر اللہ لہ۔ عمر ۷۰ سال

غرض بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا مطلع رہیں

چودھری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید ضلع سرگودھا میں تحریک جدید کے مزید وعدوں اور وصولی کی غرض سے دورہ کر رہے ہیں۔ امید ہے ضلع کی جماعتیں ان سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہونگی

(وکالت مال تحریک جدید)

صداقت ہمیشہ عقل کے مطابق ہوتی ہے

(از مکرم عبد الحمید صاحب آصف دلّو)

قرآن کریم نے بار بار اس بات کی ہدایت کی ہے - کہ صداقت کو پرکھنے کے لئے تم عقل سے کام لو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے - کہ صداقت کے ماننے والے لوگ عقلمند ہوتے ہیں بے وقوف نہیں ہوتے - لیکن صداقت کے منکر ہمیشہ ہی صداقت کے ماننے والوں پر یہ الزام لگاتے آئے ہیں - کہ تم تو بے وقوف ہو اگر یہ صداقت ہوتی تو ہم کیوں نہ مانتے -

اس زمانہ میں جو کہ تہذیب کے ارتقاء کا زمانہ ہے علوم کی ترقی دن بدن زوروں پر ہے - حیرت آتی ہے کہ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو کہ اس پرانی ڈگر پر چل کر صداقت کے ماننے والوں پر وہی پرانا الزام لگا رہے ہیں کہ تم بے وقوف ہو جاہل ہو - دھوکہ میں پڑے ہوئے ہو - اگر عقل سے کام لیا جائے - تو معلوم ہو سکتا ہے - کہ یہ صداقت ہرگز صداقت نہیں بلکہ جھوٹ ہے

چند دن کی بات ہے - کہ ایک کتاب سید مناظر احسن صاحب گیلانی کی تصنیف شدہ نظر سے گذری - جس کا نام ہے - " ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت جلد دوم " اس کے صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے -

" شیخ محدث دہلوی نے لکھا ہے - کہ جس زمانہ میں محمد تغلق پر تجدید دین کی تجویز کا خبط سوار تھا - مولانا عماد غوری کو بلا کر اس نے پوچھا

" فیض حق منقطع نیست چرا باید کہ فیض نبوت منقطع شود " (ترجمہ :- خدا تعالیٰ کا فیض بند نہیں ہے - یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ نبوت کا فیض بند ہو جائے - آصف) شیخ محدث نے لکھا ہے - کہ مولانا عماد برفور گفت کہ گہہ مخور چہ مے گوئی (ترجمہ کہ مولانا عماد نے فوراً کہا - تو بکواس پر مت اتر - کیا کہہ رہا ہے - آصف) آخر جہنم میں گہہ خوری کے لئے اس نے حکم دیا کہ " اورا ذبح کنید و زبانش برآرند " - (ترجمہ کہ اس کو قتل کر دیا جائے اور زبان باہر نکالی جائے - آصف)

گیلانی صاحب " فیض نبوت منقطع شود " پر حاشیہ چڑھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

" یہی فقرہ جو ہندوستان کی جدید نبوت اور جدید وحی کے مدعی قادیانی مرزا کے ہاتھ لگا - اس تغلقی فقرہ پر ان کے تنبیی کی دیوار قائم ہے - کاغذ اور سیاہی کی کمی قادیان میں تو کبھی محسوس نہیں ہوتی - لیکن تحلیل و تجزیہ کے بعد سارے ہفوات کا خلاصہ اس ایک فقرہ میں مندرج ہے حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں کوئی چیز نہیں صدیوں کے بعد پھر اس تغلقی مانجو لیا نے قادیان میں زور باندھا "

اوپر مندرجہ بالا سطور سے حیرت بھی ہوتی ہے اور خوشی بھی - حیرت اس بات پر کہ اس زمانہ میں جو کہ عقل کا زمانہ ہے - علوم کا زمانہ ہے - اس میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں - جو باوجود عالم کہلانے کے اس ڈگر پر چل رہے ہیں جس پر صداقت کے منکرین چلتے رہے ہیں - اور خوشی اس بات سے ہوئی - کہ اگر گیلانی صاحب کی اس تحریر سے متاثر ہو کر کوئی اور خدا تعالیٰ کا بندہ احمدیت کی تحلیل اور تجزیہ کرے گا - تو خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ احمدیت کا قائل ہو جائے گا -

افسوس تو اس بات کا ہے - کہ احمدیت کے منکرین کبھی عقل سے کام نہیں لیتے - فکر اور تدبر نہیں کرتے - بس بے سوچے بغیر سمجھے کہہ دیتے ہیں - کہ احمدیت جھوٹی ہے کیونکہ (حضرت) مرزا صاحب ؑ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو خاتم النبیین کے بعد نبی کس طرح آ سکتا ہے - جو آئے گا جھوٹا ہو گا -

جب آپ لوگ یہ کہتے ہیں - کہ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں - اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا - تو کبھی آپ نے یہ بھی غور کیا ہے - کہ اگر آپ کے بعد نبی نہیں آ سکتا - تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نبی تھے - نبی ہیں اور نبی رہیں گے کے آنے کے آپ کیوں منتظر ہیں - اس وقت آپ کی یہ دلیل کہاں چلی جاتی ہے - خاتم النبیین کے بعد نبی کیسا - کچھ آپ کو خبر بھی ہے - کہ آپ لوگ جو خود کو سب سے بڑا عقلمند سمجھتے ہیں - اس وقت کیا جواب دیا کرتے ہیں - فائدۃً آپ کو یاد نہ ہو ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں - آپ میں سے بعض عقلمند یہ کہتے ہیں - جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے - نبی نہیں ہوں گے - بعض دانا یہ کہتے ہیں - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جدید نبی نہیں آ سکتا - پرانے نبی آ سکتے ہیں - اب ذرا ان دونوں جوابوں کی گیلانی صاحب کے اصول کے مطابق تحلیل و تجزیہ کیجئے -

آپ کے پہلے جواب پر یہ عقلی اعتراض پڑتا ہے - کہ اس بات کی کیا سند ہے - کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ تشریف لائیں گے - تو نبی نہیں ہوں گے نبوت ایک انعام ہے - جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے - انعام ہمیشہ کسی غلطی پر ہی چھینا جاتا ہے - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کونسا ایسا گناہ کیا تھا - کہ آپ سے نبوت چھین لی جائے گی -

آپ کے دوسرے جواب پر یہ عقلی اعتراض پڑتا ہے - کہ جب آپ خاتم النبیین کے یہ معنی کرتے ہیں - کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے خاتم ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا - تو آپ یہ کہاں سے نکال لیتے ہیں - کہ جدید نبی نہیں آ سکتا قدیم نبی ایک چھوڑ سارے ہی آ سکتے ہیں - آپ کی یہ منطق بالکل عقل کے مطابق نہیں - آپ کا دعویٰ تو یہ تھا - کہ احمدیت کی تحلیل و تجزیہ کیا جائے - تو احمدیت باطل ثابت ہو گی مگر کبھی آپ نے اپنے گھر کی بھی فکر کی - سچ ہے - اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں آتا - حضرت اکبر آبادی فرماتے ہیں سے

نگاہ بد میں دیکھ لیتا ہوں
قلب بد خواہ دیکھ لیتا ہوں
پڑتی نہیں اپنے عیب پر نظر
اوروں کے گناہ دیکھ لیتا ہوں

گیلانی صاحب اور اُن جیسے دوسرے عقلمندوں کی دانائی کی باتوں نے ہی اسلام کو بدنام کیا - اور ان لوگوں کی پھیلائی ہوئی تعلیم نے جو ان کے زعم میں عقل کے مطابق تھی - یورپ کو دعوت دی - کہ وہ اسلام پر حملہ کرے - یورپ کے تجربہ کار پادریوں نے مسلمانوں کی جمعیت پر لشکر کشی کی - اور مقابلہ ہوا اور خوب مقابلہ ہوا - مسلمانوں کے تیر کمانوں سے کیا نکلنے تھے - ان کی کمانیں ٹوٹ گئیں - ان کے ہتھیار مٹی کے ہتھیار ثابت ہوئے - نتیجہ یہ ہوا - کہ گیلانی صاحب کے لاکھوں مسلمان بھائی مغلوب ہو گئے - اور آج وہ عیسائیت کی گود میں سانس لے رہے ہیں -

یورپ کا سب سے بڑا حملہ اسلام پر یہ تھا - کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں - انہوں نے ہی دوبارہ دنیا میں صداقت کو پھیلانے کے لئے آنا ہے - اُن کے ہی اندر یہ طاقت تھی - کہ وہ مردے زندہ کریں - ان کے ساتھ ہر وقت روح القدس رہتا تھا وہ ابھی بچہ ہی تھے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو نبوت کی نعمت سے سرفراز کیا - اور اس کے مقابلہ میں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو حقیر کر کے بتلاتے اور پھر یہ سوال کرتے کہ اب تم لوگ اپنی عقل سے فیصلہ کر دو - کیونکہ قرآن کریم میں آتا ہے - کہ تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے - کہ اسلام سچا ہے یا عیسائیت - تو گیلانی صاحب کے بھائی اس پر مجبور ہو جاتے - کہ وہ اسلام کو خیرباد کہہ کر عیسائیت کا بپتسمہ لیں -

خدا تعالیٰ کب تک یہ نظارہ دیکھتا - کہ پاکوں کے سرتاج حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹی میں سلا دیا جائے - اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو ان کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی اپنے آپ کو اہل نہیں سمجھتے - اُن کو وہ شان دی جائے - جو کہ ہرگز اُن کے مقام کے مطابق نہیں تھی - اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان ظاہر کرنے کے لئے اس اُمت میں سے جس کو ذلیل سمجھا جاتا تھا - اس مقصد کے لئے اس لشکر سے جس پر عیسائی پادری غالب آ چکا تھا - ایک سپاہی کھڑا کیا - اس کو خدا تعالیٰ نے نبوت کی خلعت سے سرفراز کیا - اور اپنی رضامندی کا تاج اس کے سر پر رکھ کر اس کو کہا - کہ وہ دنیا کو چیلنج دے - کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں - اُن کے رنگ میں رنگین ہو کر میں آیا ہوں - میں نبی ہوں - مگر بغیر کسی شریعت کے کیونکہ شریعت قیامت تک اور نہیں آ سکتی -

وہ بہادر سپاہی دشمنان اسلام کے مقابل پر اس جوانمردی سے لڑا - کہ دشمن پسپا ہونا شروع ہوا - اور آج وہ اکیلا سپاہی نہیں ہے - بلکہ وہ ایک جرار لشکر کا کمانڈر انچیف بن چکا ہے - آج اس کی فوج کے ہزاروں سپاہی یورپ پر حملہ آور ہیں - ایک وہ وقت تھا کہ اسلام مغلوب تھا - اور یورپ کے پادری غالب تھے - مسلمان حیران تھے کہ اب سلسلے کا کیا بنے گا - اور ایک وہ وقت ہے کہ اسلام غالب آ رہا ہے - یورپ کے پادری شکست کھا رہے ہیں - اور مسلمان بیدار ہو چکے ہیں - اور یورپ کے رہنے والے اس کے جھنڈے تلے جمع ہو رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب کہ احمدیت کی تعلیم کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل شان آپ کا اصل حسن اب یورپ کی آنکھوں کے سامنے جلوہ نما ہو گا اور وہ مجبور ہو کر نہیں بلکہ خوشی سے اسلام میں داخل ہو کر مسلمانوں کے ہم نوا ہو کر اسلام کی خدمت کرنے میں اپنی نجات سمجھیگا -

کاش گیلانی صاحب اور ان کے ساتھیوں کی آنکھیں کھلیں - اور وہ اپنی ہوائی ڈگر کو چھوڑ کر اس راستہ پر چلیں جو عقل کے مطابق ہے - وہ اپنی خوشی سے احمدیت کی تعلیم کی تحقیق اور تجزیہ کریں - اور ہمیں بہت خوشی ہو گی - اگر کوئی خدا کا بندہ اس نظریہ سے احمدیت کی صداقت کو جانچے گا - کیونکہ جب کوئی شخص تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار کر احمدیت کو دیکھیگا - تو یہ ناممکن ہے - کہ اس پر احمدیت کی صداقت ظاہر نہ ہو -

احمدیت کی تعلیم کی " تحلیل اور تجزیہ " کرنے سے پیشتر گیلانی صاحب اور ان کے رفقائے کار کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنے عقائد کی " تحلیل اور تجزیہ " بھی کر لیں کہ آیا وہ عقائد جن پر وہ قائم ہیں - کیا وہ عقل کے مطابق ہیں ؟ کیونکہ جن عقائد سے وہ چمٹے ہوئے ہیں - وہ بالکل خلاف عقل اور اسلام کے سخت خلاف ہیں - اور حقیقت یہ ہے - کہ ان کے ہی غلط سلط عقائد نے اسلام کو سخت بدنام کیا ہے -

قابل توجہ موصی صاحبان!

جن موصی صاحبان کی طرف سے فارم اصل آمدیٹہ ہو کر آ گئے ہیں۔ ان کو حساب بھجوایا جا رہا ہے۔ جن کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ کا بقایا ہو۔ وہ جلد از جلد بقایا ادا فرمائیں۔ کیونکہ قاعدہ ع۹۰ب میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ جن موصیوں کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ کا بقایا ہو ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں۔ ہاں اپنی معذوری ظاہر کر کے بقایا کی ادائیگی کی مہلت معینہ مدت کی لے سکتے ہیں۔ یا قسط مقرر کر کے اطلاع دے سکتے ہیں۔ اس صورت میں قسط باقاعدہ بھیجنی ہو گی۔ قسط کے علاوہ ماہوار چندہ باقاعدہ بھیجنا ہو گا۔ جو شخص مہلت لے کر باقاعدہ ادا نہ کرے گا۔ اس کی وصیت بھی منسوخ کر دی جائے گی۔ کیونکہ اس نے یہ دوسرا عہد کر کے پورا نہ کیا ہو گا۔ اب بھی موصی دوست توجہ نہ فرمائیں گے۔ تو نتیجہ کے وہ خود ذمہ دار ہونگے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلانات دار القضاء

مستری غلام محمد صاحب بنی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ نے درخواست دی ہے۔ کہ اپریل ۱۹۴۷ء میں مستری مہر اللہ صاحب محلہ دار الرحمت قادیان کی بیوی نے بذریعہ مہر بی بی صاحبہ اہلیہ مستری علیم اللہ صاحب برائے دوکان قرض لئے تھے۔ اور تا حال واپس نہیں کئے۔ انہیں عام طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا انہیں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ دس یوم کے اندر اندر جواب دیں۔ اور ۳۱ رمئی ۱۹۵۲ء کو بغرض پیروی مقدمہ دفتر ہذا میں تشریف لائیں۔ ورنہ یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ناظم احمدیہ دار القضاء ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

(۲) اللہ رکھا صاحب ولد الٰہی بخش صاحب مرحوم سابق متوطن ننگل باغبانان کی دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں امانتی رقم -/۳۷۵ روپے مرحوم کی اہلیہ زینب بی بی (عرف جانو) کے نام منتقل کرنے کے لئے مرحوم کے ورثاء نے درخواست کی ہے۔ اس پر کسی کو اعتراض ہو۔ تو دو ہفتہ کے اندر دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ ورنہ وقت مقررہ گذرنے پر مذکورہ رقم کے انتقال کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(ناظم احمدیہ دار القضاء ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

(۳) شیخ فضل حق صاحب سیٹھی مہاجر اینڈ سنز جنرل مرچنٹ جہلم نے پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان سے تقریباً دو ہزار روپے بابت قیمت لکڑی ٹمبر دلانے کی درخواست دی ہے۔ فریق ثانی کی عدم پیروی کی وجہ سے یکطرفہ سماعت کے سلسلہ میں مکرم ملک محمد مظفر صاحب عباسی سابق سٹور کیپر کمپنی مذکور کی شہادت مطلوب ہے۔ ان کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ (رجسٹری عدم پتہ ہو کر واپس آ گئی ہے) اس لئے ملک صاحب بر اہ کرم مورخہ ۲۹/۵/۵۲ بوقت ۷ بجے صبح دفتر ہذا میں تشریف لا کر شہادت حقہ دیں۔

نوٹ:- خرچ آمد و رفت دلایا جائے گا۔ (ناظم احمدیہ دار القضاء ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

درخواست ہائے دعا

(۱) چوہدری عنایت اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی اور ان کے لڑکے چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے کاٹن انسپکٹر کی مقدمہ قتل میں باعزت بریت کیلئے دوست دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس مصیبت سے اپنے فضل سے جلد نجات عطا فرمائے۔ آمین (عبد الحئی ایت اللہ احمدیہ مسجد لائل پور) (۲) بھائی منور احمد صاحب سعید ولد میاں روشن الدین صاحب ننگل ہمشیرہ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہیں۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (۳) خاکسار کی بھاوجہ عرصہ دراز سے بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں (خاکسار مظفر احمد بیت المال ربوہ)

(۴) ہمارے چچا محترم چوہدری ہدایت خان کاٹھ گڑھی (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) چند روز سے بخار اور پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد کاٹھ گڑھی مینیجر براس سالٹ پیٹر فیکٹری سرگودھا) (۵) مکرم ہدایت اللہ صاحب جو قادیان میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے مکان کے دربان رہتے وہ آج کل سرگودھا میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد شفیع محلہ دار الرحمت ربوہ)

(۶) میری لڑکی مسماۃ بشریٰ نسرین کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے آج کل زیادہ بیمار ہے۔ احباب درد دل سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (سارجنٹ ضیاء اللہ خان ڈرگ روڈ کراچی) (۷) میری اہلیہ اور میری لڑکی حمیدہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار ایک ہفتہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ محمد علی انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ)

انتقال اراضی ربوہ دار الہجرت

اراضی ربوہ کے متعلق مندرجہ ذیل انتقالات لیز کے بارہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو ان انتقالات کے متعلق کسی قسم کا اعتراض ہو۔ تو اعلان ہذا کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ دن کے اندر اندر دفتر ہذا کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مطلع فرمائیں۔

نمبر شمار	قطعہ محلہ بلاک	رقبہ مرلے	رقبہ کنال	حاصل کردہ	انتقال بنام
۳۲	۱۴/۲۳ س دار الرحمت	- مقاطعہ	۱ ۳۰۲	حاجی بقاء اللہ صاحب شو مرچنٹ کرشن نگر مکان ۱۴ گوکل سٹریٹ ۶۵ لاہور	حاجی قمر الدین صاحب ساکن طالب آباد تعلقہ مورو ضلع نواب شاہ سندھ
۳۳	۸/۵ ج دار النصر	۱۰ مقاطعہ	- ۲۱۶	چوہدری احمد حیات صاحب دفتر سی ایم ای لاہور چھاؤنی	حکیم عبد الغنی صاحب ولد میاں محمد بخش صاحب ساکنہ بستی شادی تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور
۳۴	۱۱/۱۲ س دار الرحمت	- مقاطعہ	۱ ۵غ	ریاست احمد صاحب امروہی ابن حافظ عبد السمیع صاحب امروہی جسونت بلڈنگ لاہور	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین - ربوہ

(اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

مسلمانوں میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے

اگر مغربی افریقہ میں احمدی مجاہدین نہ پہنچتے تو وہاں اسلام کا نام و نشان بھی باقی نہ رہتا

مجلس خدام الاحمدیہ سنت نگر لاہور کی طرف سے مجاہدین احمدیت کے اعزاز میں دعوت عصرانہ

لاہور ۱۲ مئی۔ کل شام مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ سنت نگر لاہور نے مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ سیرالیون مکرم ملک احسان اللہ صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ اور مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ فرانس کے اعزاز میں جناب ملک فضل حسین صاحب کے مکان پر دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر احمدی حضرات بھی کثرت سے شریک ہوئے اس موقعہ پر مبلغین کرام نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور بتایا کہ آج مسلمانوں میں جماعت احمدیہ ہی وہ منفرد جماعت ہے۔ جو دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ کا فریضہ ادا کر کے دنیا کو اسلام کی طرف لا رہی ہے۔ موجودہ زمانہ میں صرف اس چھوٹی سی جماعت کو ہی خدمت اسلام کی توفیق ملنا اس امر کی ایک زندہ دلیل ہے۔ کہ یہ جماعت ایک الٰہی جماعت ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اپنے ایک مامور کے ذریعہ قائم کر کے احیاء اسلام کی از سر نو بنیاد ڈالی ہے:

سیرالیون

مبلغین کرام نے تبلیغ اسلام کے یہ ایمان افروز واقعات مکرم میاں عبدالوہاب صاحب عمر کی زیر صدارت بیان کئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ جو لال دین صاحب نے کی بعدہ مرغوب احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی مبلغین کرام میں سے سب سے پہلے صوفی محمد اسحٰق صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے سیرالیون میں عیسائی مشنوں کی وسعت ان کے بے پناہ وسائل اور کارگزاری کا ایک مجمل نقشہ پیش کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی۔ اور اس طرح واضح کیا کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین کے ذریعہ اس ملک میں اسلام اور مسلمانوں کو کس طرح تقویت پہنچی۔ اور کس طرح عیسائیت کے مقابلے میں ان کا احساس کمتری دور ہوا۔ اور وہ خاندان جو عیسائیت قبول کر کے اسلام سے تعلق توڑ بیٹھے تھے کس طرح ایک ایک کر کے پھر واپس اسلام کی آغوش میں آنے شروع ہوئے اور برابر آتے چلے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی پسماندہ حالت کا درد انگیز نقشہ پیش کرنے کے بعد انہوں نے بتایا۔ کہ آج وہی مسلمان جو عیسائیت سے مغلوب اور خائف ہو کر ہتھیار ڈال بیٹھے تھے جماعت احمدیہ کے بے حد ممنون ہیں۔ اور اس بات کے اعتراف میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ کہ اگر جماعت احمدیہ کے سرفروش مجاہد ان کے ملک میں پہنچ کر اسلام کا بول بالا نہ کرتے تو سیرالیون ہی نہیں۔ بلکہ مغربی افریقہ کے تمام ممالک میں اسلام کا نام و نشان باقی نہ رہتا اور رفتہ رفتہ تمام مسلمان اسلام کو خیرباد کہہ کر عیسائیت قبول کر لیتے۔ جہاں مسلمانوں کے یہ تاثرات ہیں۔ وہاں خود عیسائی بھی شدت سے اس امر کو محسوس کر رہے ہیں کہ اسلام ایک مردہ مذہب نہیں ہے۔ اس میں زندگی موجود ہے۔ اس کا مقابلہ خالہ جی کا گھر نہیں۔ آپ نے وہاں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ آج اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا عملی ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت ہی نے دیا۔ یہ سب ہمارے مسیح کی قوت قدسی کا نتیجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ کے افراد اسلام کی خاطر کمال بشاشت سے ایسی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ کہ جن کے پیش کرنے سے باقی تمام مسلمان عاجز ہیں۔

فرانس

ملک عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ فرانس نے یورپ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے وہاں مادیت کے دور دورے اور مذہب سے حد درجہ بے رغبتی اور نفرت و بیزاری کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ وہاں یہ دیکھ کر کہ یہ سرزمین آسمان کے روحانی ورثہ سے یکسر خالی ہے حد درجہ افسوس ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی اس امر پر ایمان اور زیادہ پختہ ہو جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ جن کی معصیت کوشی انتہا کو پہنچ چکی ہے اگر بچیں گے تو صرف اسلام ہی کے ذریعہ بچیں گے۔ اور وہ خدا جس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے ضرور ایک نہ ایک دن ان ممالک میں اسلام کو غلبہ عطا کر کے ان کی روحانی نجات کا سامان بہم پہنچائیگا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ جس ایک مبارک جدوجہد کا آغاز ہو چکا ہے جو بالآخر غلبہ اسلام پر منتج ہوگی اس جدوجہد کے نتیجے میں مخفی طور پر نیک اثرات پیدا ہو رہے ہیں اور اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دور ہو ہو کر ایک ایسا ماحول تیار ہو رہا ہے جو اسلام کی اشاعت کے لئے پہلے کی نسبت بہت زیادہ سازگار ہوگا۔

گولڈ کوسٹ

ملک احسان اللہ صاحب نے گولڈ کوسٹ میں احمدیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں کی تعداد میں احمدی موجود ہیں۔ اور بڑی بڑی مضبوط جماعتیں قائم ہیں۔ سو کے قریب مسجدیں تعمیر کی جا چکی ہیں۔ اسی طرح بہت سے سکول کھولے گئے ہیں جن کی وجہ سے مسلمانوں میں علمی ذوق دن بدن بڑھ رہا ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ عیسائیت کے غلبہ کی وجہ سے وہاں مسلمانوں کو چوڑھے چماروں کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آج انہیں سوسائٹی میں باعزت مقام حاصل ہے۔ احمدیت نے انہیں عزت نفس بخشی۔ انہیں احساس کمتری سے نجات دلائی۔ علم سے انہیں روشناس کیا انہیں اس قابل بنایا کہ وہ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوں۔ حتیٰ کہ وہاں کی نیشنل اسمبلی کے انتخابات میں تین احمدی کامیاب ہو کر اسمبلی کے ممبر قرار پائے سوچنے کی بات ہے کہ جماعت احمدیہ جیسی چھوٹی سی جماعت ایسے کارنامے سر انجام دینے میں کیونکر کامیاب ہوئی۔ یہی چیز احمدیت کی صداقت پر ایک دلیل ہے۔ ہم انبیاء کی سنت کے مطابق ایک سے دو ہوئے۔ دو سے دس۔ دس سے سو سو سے ہزار اور ہزار سے لاکھوں اور اب بھی بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جھوٹے کو فلاح میسر نہیں آتی وہ ہلاک کیا جاتا ہے۔ احمدیت کا دن بدن ترقی کرنا اور پھر اسے منفرد حیثیت میں خدمت اسلام کی توفیق ملنا اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ یہ جماعت سچی جماعت ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے احیاء اسلام کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ دنیا میں اسلام کو روحانی غلبہ حاصل ہوگا تو اس جماعت کے ذریعہ ہی حاصل ہوگا۔ یہ الٰہی مقدرات ہیں جو اپنے وقت پر پورے ہو کر رہیں گے۔

آخر میں صاحب صدر حکیم عبدالوہاب صاحب عمر نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ جماعت احمدیہ قائم کرنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض کیا تھی اور وہ انقلاب کیا ہے جو آپ دنیا میں برپا کرنا چاہتے تھے۔ صاحب صدر نے اس کے مطابق اپنی زندگیوں میں نیک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر کما حقہٗ عمل کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے دعا کرائی اور یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (اسٹاف رپورٹر)

تبصرہ کتب

سیرت حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا جلد اول و دوم

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذات والا صفات بے شمار برکات و انوار کی حامل اور خدا تعالیٰ کا ایک زندہ معجزہ تھی۔ حضرت ممدوحہ کی زندگی میں ہی جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم سابق ایڈیٹر الحکم نے آپ کی اور آپ کے آباؤ اجداد کی زندگی کے حالات اور آپ کے بلند اخلاق کے بارے میں مفصل معلومات حاصل کر کے انکو کتابی صورت میں شائع کر دیا تھا۔ اور اس طرح سلسلہ کی ایک عظیم ضرورت کو پورا کر دیا تھا۔ افسوس کہ مصنف مرحوم کی عمر نے وفا نہ کی۔ چنانچہ سیرت حضرت ام المومنین کی دوسری جلد ان کی وفات کے بعد ان کے والد ماجد حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی سعی سے شائع ہوئی۔ اب جبکہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا ہم میں نہیں۔ اس امر کی اور بھی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔ کہ احباب جماعت آپ کی سیرت اور آپ کے حالات سے بخوبی واقف ہوں۔ اس غرض کو یہ کتابیں باحسن وجوہ پوری کرتی ہیں۔ یہ کتابیں اس قابل ہیں۔ کہ ہر گھرانے میں موجود ہوں۔ اور کثرت سے پڑھی جائیں آپ کا ذکر بہت سی برکات کا موجب ہوگا۔ قیمت ہر دو جلد سات روپے لیکن اگر انجمنات اپنی لائبریریوں کے لئے خریدیں گی تو پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک لئے جائیں

ملنے کا پتہ جمیلہ پروین صاحبہ بنت شیخ محمود احمد صاحب مرحوم دفتر الحکم عیدگاہ روڈ کراچی ۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴